منگل 24- نومبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 24- نومبر 1998ء 4 شعبان 1419 ہجری- 24 نبوت 1377 ہش   جلد 48-83 نمبر 262

توحید سب سے پہلے ہے

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہے سب سے پہلے تم انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ توحید باری تعالیٰ کا اقرار کریں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب فی دعاء النبی امتہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

توحید کے یہ معنے ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسری شئے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے۔ ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیراللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ رہے اور خدا تعالیٰ کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے۔

اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں (-) لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے۔ مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لاوے گی تب تک گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشہ پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے۔ اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی۔ ہوا۔ غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اسی لئے جب انسان پانی پئے تو اسے خیال کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو وہی پانی ضرر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 229)

وقفِ جدید

حضرت مصلح موعود احباب جماعت کو وقف جدید میں شامل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو...... اس چندہ (وقف جدید) میں حصہ نہ لے"۔

(الفضل 17- فروری 1960ء)

مرسلہ ناظم مال وقف جدید

اللہ تعالیٰ کی اصل شان صفت احدیت میں ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سورۃ الاخلاص ہے تو بہت مختصر لیکن اس میں کامل توحید کو پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس میں تین امور کو پیش کیا ہے۔

1- خدا تعالیٰ کی ذات کو کہ وہ موجود ہے۔

2- خدا تعالیٰ کے ذات میں منفرد ہونے کو یعنی یہ کہ وہ اکیلا ہے اور یہ کہ دو یا تین خدا نہیں۔

3- خدا تعالیٰ کے واحد فی الصفات ہونے کو۔ یعنی یہ کہ اس کی صفات میں کوئی ہمسری نہیں کر سکتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ھو اللہ احد تم کہہ دو کہ خدا کی ہستی کے متعلق تم مختلف خیالات میں مبتلا ہو۔ قسم قسم کی تھیوریاں ایجاد کرتے ہو۔ طرح طرح کے فلسفے اور نکتے معلوم کرتے ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے متعلق جو یقینی بات ہے اس کا نقطہ مرکزی یہ ہے۔ کہ اللہ احد۔ اللہ کی ذات ایسی ہے۔ کہ ہر رنگ میں اور ہر طرح اپنے وجود میں ایک ہی ہے۔ نہ وہ کسی کی ابتدائی کڑی ہے۔ اور نہ آخری سرا۔ نہ کسی کے مشابہ ہے۔ اور نہ کوئی اس کے مشابہ۔

احد کا لفظ اپنے اندر عجیب خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس میں کسی رنگ میں دوئی کا خیال نہیں پایا جاتا۔ باقی سب ہندسوں میں دوئی کا خیال پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ واحد میں بھی اور اول میں بھی دوئی پائی جاتی ہے۔ واحد کے معنے ہیں پہلا۔ یعنی دوسروں کی نسبت سے پہلا۔ اور نسبت دوئی کو طلب کرتی ہے۔ کیونکہ اس وقت تک کسی چیز کی نسبت نہیں قائم کی جا سکتی۔ جب تک دوئی نہ ہو۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ دایاں ہے جب تک بایاں نہ ہو۔ اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے یہ شمال ہے جب تک جنوب نہ ہو۔ اسی طرح جو واحد ہے وہ دلالت کرتا ہے کہ دوسرے ہوں۔ مگر احد کے معنے ایک ہیں۔ اور ایک دوسرے کی نفی کر دیتا ہے۔ مگر ایک کے لفظ سے بھی وہ مفہوم ادا نہیں ہو سکتا۔ جو احد میں پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کے سوا کوئی اور لفظ اردو میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ ایک کا لفظ استعمال کریں۔ تو احد کے معنے ہیں۔ وہ ذات جو ایسی ایک ذات ہے کہ جس کا تصور کریں تو دوسری کسی ذات کا خیال بھی دل میں نہ آ سکے۔ پس احد وہ صفت ہے کہ جو سب خلق سے منزہ ہو اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اصل شان احدیت ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مخلوق سے تعلق کے لئے نیچے اترتا ہے تو اس کی صفات محدود ہوتی جاتی ہیں جیسے مثلاً سورج ہے۔ اس کی چوڑائی آٹھ لاکھ میل ہے۔ لیکن آنکھ کے مقابلہ میں آ کر چھوٹا سا رہ جاتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کا عکس پوری جسامت میں ہو۔ تو آنکھیں دیکھ نہ سکتیں پس جس طرح آنکھوں کے محدود ہونے کی وجہ سے جب تک سورج چھوٹا نہ ہو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اسی طرح خدا تعالیٰ جو احد کی شان رکھتا ہے اور اس کی اصل شان یہی ہے۔ جب بندوں پر ظاہر ہوتا ہے تو ایسا کہ ہم اسے دیکھ سکیں۔ اور خدا تعالیٰ کی وہ جلوہ گری کامل نہیں ہوتی۔ پس اللہ تعالیٰ کی اصل شان کو جو احدیت ظاہر کرتی ہے کوئی اور صفت بیان نہیں کرتی۔

(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 529-528)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

(نمبر 6)

کلاس نمبر 2 حصہ نمبر 1
ریکارڈ شدہ 22- جولائی 1994ء

ذٰلک الکتاب

ذٰلک الکتاب۔ یہ کامل کتاب، مکمل کتاب یا وہ کتاب جس کا انتظار تھا۔ جس کا ذہنوں میں ایک تصور موجود تھا لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ الکتاب میں یہ سارے معنے الف لام کی وجہ سے داخل ہیں۔ جس کا مطلب ہے مکمل کتاب، حقیقی کتاب اصل کتاب اور وہ ذہنوں میں جو موجودہ کتاب تھی جس کا ذکر چلا آرہا تھا۔ لیکن ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ ذٰلک کا مطلب ہے "وہ"۔ اس کے متعلق علماء نے بحثیں اٹھائی ہیں کہ وہ کا لفظ استعمال کیوں ہوا ہے یہ کا لفظ ہونا چاہئے تھا۔ ذٰلک کا لفظ قرآن کریم میں اور بھی بہت سی جگہ یہ کی بجائے استعمال ہوا ہے۔ اس کے دو طرح سے معنے کئے جاتے ہیں یا تو یہ کہ یہ وہ کتاب ہے اور یا وہ کتاب بمعنی یہ۔ مگر ذٰلک اس لئے کہ عزت کے لئے بعض دفعہ قریب کے اشارے کو بعید کے اشارے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ مخاطب کے اشارے کو غائب کے اشارے میں۔ مثلاً آنجناب کہتے ہیں۔ مخاطب کسی سے ہو رہے ہیں اس کی عزت افزائی کرنا مقصود ہے تو آپ یہ نہیں کہتے تم بلکہ آنجناب تو اگر عام انسان کے متعلق بھی آن کا لفظ عزت کے طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ تو قرآن کریم جو تقدس میں درجہ کمال تک پہنچی ہوئی ہے اس کے لئے ذٰلک کا لفظ سب سے زیادہ برمحل اور اصل یہی لفظ ہے۔ جس کا استعمال چاہئے تھا پس ذٰلک الکتاب بہت بڑی کتاب ہے بہت عظمت والی کتاب ہے۔ وہی ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔

ہر شک سے پاک

قرآن کریم میں تو بہت سے لوگ شک ڈالتے ہیں۔ شک کی باتیں کرتے ہیں اور تمام منکرین قرآن کریم میں شک کے مقامات تلاش کرتے رہتے ہیں۔ اعلان یہ ہے کہ اگر متقی ہو کوئی تو اس کو کہیں کوئی شک کی جگہ دکھائی نہیں دے گی لیکن اگر دل تقویٰ سے خالی ہو خدا کے خوف سے عاری ہو اور اسے شک دکھائی دے تو وہ کتاب کا شک نہیں اس کے نفس کا شک ہے۔ پس قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی کسی پڑھنے والے کو کوئی شک معلوم ہو اتنا ہی اس کا نفس قرآن کے معانی سے دور ہے۔ اس لئے اصلاح نفس کی ہونی چاہئے نہ کہ قرآن کریم کی۔ پس ایسے موقع پر جو مومن ہیں وہ تقویٰ سے کام لیتے ہیں اور تقویٰ کے ذریعے ان کو ہدایت ملتی ہے۔ تقویٰ کا طریق یہ ہے کہ انسان خدا کے حضور سر تسلیم خم کر دے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے نفس میں جو ریب پیدا ہوا ہے میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں پہلے ہی دعا مدد کی سکھائی جا چکی ہے کہ تو میرا شک دور فرما دے اور میری فطرت کو عین قرآن کے مطابق کر دے۔ اگر یہ دعا کرتے ہوئے آپ ترجمہ پڑھیں یا تفسیر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جگہ جگہ خدا خود آپ کی راہنمائی فرمائے گا اور بہت سے ایسے توہمات اور شکوک قرآن ہی دور کر دے گا۔ کسی اور کتاب میں جانے کی ضرورت نہیں۔

نماز کو کھڑا کرو

متقی کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ نماز کھڑی کرتے ہیں۔ کھڑا اس چیز کو کیا جاتا ہے جو گرتی ہو۔ نماز خود کھڑا کرنے کے لئے ہے۔ پھر نماز کو کیسے کھڑا کرتے ہیں۔ قرآن تو تقویٰ پیدا کرنے کے لئے ہے پہلے تقویٰ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سارے مضامین ہیں جو تفصیلی بحثوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مختصراً جواب یہ ہے کہ نماز کا حق ادا کرنا آسان کام نہیں۔ انسانی نفس اس کو بار بار گراتا ہے اور تقویٰ کے ساتھ ہدایت اس لئے منسوب ہے کہ اگر دل ٹیڑھا ہو تو ہدایت صحیح ہوتے ہوئے صحیح دکھائی نہیں دے گی۔ آنکھ میں اگر خرابی ہو تو ٹیڑھا دیکھتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ساری دنیا ٹیڑھی ہو گئی۔ تو یہ ہے اس کا مضمون کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ اگر شک دکھائی دے تو اپنی نظر کو ٹھیک کرو، اس کا علاج کراؤ اور اگر نماز گرتی ہے تو تمہارا قصور ہے نماز کو قائم کرنے کی کوشش کرو اس کے لئے بہت محنت چاہئے ہمیشہ توجہ کو خدا کی طرف مبذول رکھنا بہت مشکل کام ہے اور خدا کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

غزل

حقیقت ہے یہ استعارہ نہیں ہے
وہ خود مر گیا اس کو مارا نہیں ہے

یہ سب اس کے اپنے کئے کی سزا ہے
قصور اس میں ہرگز ہمارا نہیں ہے

وہ قہّار۔ غفّار بھی ہے عزیزو
پکارو اسے گر پکارا نہیں ہے

دکھایا ہے ہیبت کے ساتھ اس نے چہرہ
سوا اس کے اب کوئی چارہ نہیں ہے

کرو عرضِ حال اس سے تنہائیوں میں
وہ سب کا ہے تنہا ہمارا نہیں ہے

وہی بے سہاروں کا ہے اک سہارا
سوا اس کے کوئی سہارا نہیں ہے

یہ سارا قصور آپ کی آنکھ کا ہے
اگر اب بھی حق آشکارا نہیں ہے

جسے آپ حدّ نظر کہہ رہے ہیں
فریبِ نظر ہے کنارہ نہیں ہے

نہیں بولتے ہم نہیں مسکراتے
اگر آپ کو یہ گوارا نہیں ہے

یہ سب سرزمیں "سر" کے اجداد کی ہے
یہ ٹکڑا زمیں کا ہمارا نہیں ہے

نہ اتنا حکومت پہ اترائیے گا
حکومت کسی کا اجارہ نہیں ہے

میں اپنے خدا کی ثنا کر رہا ہوں
یہ اشکِ ثنا ہے ستارہ نہیں ہے

وہ سجدہ نہیں اَور ہی کوئی شے ہے
جسے آنسوؤں نے سنوارا نہیں ہے

اشاروں ہی میں گفتگو کیجئے گا
اگر بات کرنے کا چارہ نہیں ہے

ہمیں ہر کسی سے محبّت ہے مضطؔر
کسی سے بھی، نفرت خدارا نہیں ہے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوہ حسنہ

عبدالسمیع خان

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

مریضوں کی عیادت

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

حضور ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک دائرہ مریضوں کی دنیا سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ حضورؐ نے مریض کی عیادت کی نہ صرف تعلیم دی بلکہ عملی نمونے سے اس کے سب پہلوؤں کو روشن فرمایا۔

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ تمام انسانوں میں سے بہترین عیادت کرنے والے تھے۔

(نسائی کتاب الجنائز باب عدد التکبیر علی الجنازہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ

ہم حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک انصاری آیا تو حضورؐ نے اس سے پوچھا میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا بہتر ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔

اس کی عیادت کے لئے تم میں سے کون کون چلے گا۔ چنانچہ حضورؐ اٹھ کھڑے ہو گئے اور ہم تیرہ کے قریب افراد حضورؐ کے ساتھ چل پڑے اور حضرت سعد بن عبادہ کی خیریت معلوم کی۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب عیادۃ المرضیٰ)

غالباً یہ دوسرا واقعہ ہے کہ

بدر کی جنگ سے پہلے قبیلہ خزرج کے رئیس حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہو گئے تو حضورؐ گدھے پر سوار ہو کر ان کی عیادت کے لئے گئے۔ راستہ میں عبداللہ بن ابی سلول بہت بد تمیزی سے پیش آیا مگر آپؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ المریض راکباً)

حضرت سہیل بن حنیف بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کا حال پوچھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجامع باب الوضوء من العین)

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ میری آنکھ میں تکلیف تھی تو حضورؐ میری عیادت کے لئے آئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب العیادۃ من الرمد)

حضرت عبداللہ بن ثابت بیمار ہوئے تو حضورؐ ان کا حال پوچھنے کے لئے گئے۔ مگر ان پر غشی طاری تھی حضورؐ نے آواز دی لیکن وہ بولے نہیں۔

حضورؐ سمجھ گئے کہ ان کا آخری وقت ہے۔ فرمایا افسوس اب تم پر ہمارا زور نہیں چلتا۔ یہ سن کر بعض عورتوں نے رونا شروع کر دیا تو فرمایا موت کے بعد بین کرنا اور نوحہ کرنا منع ہے۔ ان کی ایک لڑکی نے کہا مجھے ان کی شہادت کی امید تھی کیونکہ انہوں نے جہاد کے لئے سب سامان تیار کر لیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فضل من مات فی الطاعون)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی بیٹی حضرت زینبؓ نے حضورؐ کو پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کی وفات قریب لگی ہے آپ تشریف لائیں۔ چنانچہ حضورؐ تشریف لے گئے تو بچے کو حضورؐ کی گود میں ڈال دیا گیا۔ اس وقت بچہ اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضورؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا۔

فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی صرف ان بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسرے انسانوں پر رحم کرتے ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ الصبیان)

مریضوں کو تسلی دیتے

حضور ﷺ مریضوں کے پاس جا کر ان کو تسلی اور تشفی عطا فرماتے۔ ان کی مناسب رہنمائی کرتے اور نامناسب کلمات سے روکتے تھے۔

حضرت ام العلاء بیمار ہوئیں تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے گئے اور فرمایا۔

اے ام العلاء خوش ہو کیونکہ ایک سچے مومن کی بیماری اس کے گناہوں کی بخشش کا موجب ہو جاتی ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کے گند کو دور کر دیتی ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ

حضورؐ اپنی صحابیہ حضرت ام سائب یا ام مسیب گھر پر گئے وہ بیمار تھیں اور بخار کی وجہ سے ان پر لرزہ طاری تھا۔ حضورؐ نے ان کا حال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ بخار ہے اور پھر بخار کو برا بھلا کہنے لگیں۔

حضورؐ نے انہیں اس سے روکا اور تسلی دی۔

(مسلم کتاب البر والصلہ باب ثواب المومن)

جسمانی علاج

حسب ضرورت اور حسب حالات مریضوں کا علاج بھی فرماتے۔

حضرت سعد بن معاذؓ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے تو حضورؐ نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں ہی لگوا دیا تاکہ ان کے قریب رہ کر بار بار عیادت اور علاج کر سکیں مگر حضرت سعدؓ انہی زخموں سے شہید ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب)

حدیبیہ کے سفر میں حضرت کعب بن عجرہؓ کے سر میں جوئیں پڑ گئیں۔ حضورؐ نے دیکھا کہ ان کے سر سے چہرہ پر جوئیں گر رہی ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔

کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ تو حضورؐ نے خود ایک بال کاٹنے والے کو بلایا جس نے ان کے بال کاٹ دیئے۔

لیکن چونکہ احرام (عمرہ اور حج کا لباس) میں بال کاٹنا منع ہوتے ہیں اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا فدیہ ادا کر دو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ و کتاب المرضیٰ باب عیادۃ المریض)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیمار ہوئے تو حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر پیدل ان کی عیادت کے لئے گئے۔ اس وقت حضرت جابرؓ بے ہوش تھے۔ حضورؐ نے وضوء کے لئے پانی منگوایا۔ وضو کیا اور کچھ پانی حضرت جابرؓ پر ڈالا چنانچہ وہ ہوش میں آ گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ المغمی علیہ)

روحانی علاج اور دعا

مریض کی عیادت کا سب سے اہم حصہ آپ کی دعا پر مشتمل ہوتا تھا۔ مریض کے لئے پر درد دعائیں کرتے اور اگر کوئی اپنی کم فہمی سے نامناسب دعا کرتا تو اس کی اصلاح فرماتے اس طرح تربیت اور تعلیم کا سلسلہ بھی مسلسل جاری رہتا تھا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا کرتے اذهب الباس رب الناس واشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاؤک لا یغادر سقماً

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب العائد للمریض)

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے۔ اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی سقم نہ چھوڑے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ کے اہل و عیال میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورؐ (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) بطور دعا پڑھ کر پھونکتے اور ہاتھ جسم پر پھیرتے۔ جب حضورؐ کی آخری بیماری تھی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر پھونکتی اور حضورؐ کا ہاتھ حضورؐ کے جسم پر پھیرتی کیونکہ حضورؐ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(صحیح بخاری کتاب السلام باب رقیہ المریض)

حضرت سائبؓ کہتے ہیں۔

میں چھوٹا تھا کہ میری خالہ مجھے حضورؐ کے پاس لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا دی۔ پھر حضورؐ نے وضو کیا تو میں نے حضورؐ کا متبرک پانی بھی پیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب من ذهب بالصبی المریض)

حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیمار ہو گئے تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ پھر ان کے چہرے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل کر (یعنی دار الہجرت مدینہ جانے کی توفیق دے)

آپؐ نے حضرت سعدؓ کو شفایابی کی بشارت دی اور فرمایا کہ تمہیں دین کی بڑی بڑی خدمات کی توفیق ملے گی اور کئی قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔

حضرت سعدؓ دیر تک زندہ رہے اور مصر بھی فتح کیا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں حضورؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنے جگر پر آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب وضع الید علی المریض و کتاب الوصایا باب کتب علیکم)

حضور ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔

حضورؐ نے ان سے پوچھا کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہاں میں نہ دینا۔ حضورؐ نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہیئے۔ (۔) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابی نے یہ دعا مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔

(کامل ابن عدی جلد 7 ص 177۔ طبع ثالث 1984ء دار الفکر بیروت)

بلا امتیاز

مریض کی عیادت کے لئے رنگ و نسل اور مذہب کا کوئی امتیاز روا نہ رکھتے۔ اور امیر، غریب، غیر مسلم اور اعراب کے ساتھ یکساں ہمدردی کا سلوک فرماتے اور ہر ایک اس چشمہ رحمت سے سیراب ہوتا رہا۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ ثاقب محمود عاطف صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا

پندرھواں سالانہ اجتماع

(سڈنی) مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا اور مجلس اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کا پندرھواں سالانہ اجتماع اللہ کے فضل و کرم سے مورخہ 3، 4 اکتوبر 1998ء بروز ہفتہ و اتوار کو بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ

Adelaide، Canberra، Melbourn

کی مجالس نے بھی شرکت کی۔

اجتماع کی تیاریاں تقریباً ایک ماہ پہلے شروع ہو گئی تھیں جس میں بیت الذکر کی صفائی نیا پینٹ، کھیلوں کے لئے گراؤنڈ کی تیاری اور دوسرے کام شامل تھے۔ اس کام کے لئے خدام اور اطفال وقار عمل کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ اجتماع میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد یکم اکتوبر بروز جمعرات کی شب سے ہوئی 2۔ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب و عشاء محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا انتخاب عمل میں آیا۔ اجتماع کے دنوں میں درس قرآن و حدیث کے علاوہ ملفوظات حضرت مسیح موعود کا درس بھی ہوتا رہا۔

3۔ اکتوبر بروز ہفتہ صبح 9 بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر محترم نے خدام الاحمدیہ کا پرچم لہرایا۔ اور اس موقعہ پر عزیزم وجیہہ احمد اور ان کے ساتھیوں نے نظم خدام احمدیت پیش کی اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔ آسٹریلیا کا قومی پرچم محترم رفیق احمد ثاقب صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملبورون نے لہرایا۔ اطفال نے آسٹریلیا کا قومی ترانہ پیش کیا۔

صبح سوا نو بجے محترم صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت اجتماع کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم مرزا مظفر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے خدام کا عہد دہرایا۔ نظم کے لئے ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب تشریف لائے اور انہوں نے کلام محمود سے نظم پیش کی۔ نظم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خطاب میں اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم نظم اور تقریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔ اس تقریب کے بعد اطفال اپنے اجتماع گاہ میں تشریف لے گئے جہاں ان کے اپنے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس دفعہ کچھ علمی مقابلہ جات رات کو بھی رکھے گئے تھے جن میں دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے۔ فٹ بال کے میچز اسی دن سہ پہر کو ہوئے۔

دوسرے دن 4۔ اکتوبر 98ء بروز اتوار صبح نماز تہجد۔ فجر اور درس قرآن و حدیث کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں والی بال اور 100 میٹر ریس شامل تھے۔ کرکٹ اور لانگ جمپ کے مقابلہ جات بھی اسی دن منعقد ہوئے۔

دوسرے دن کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد مولانا مسعود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ برزبین نے تربیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد نماز کا امتحان اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ملبورون نے "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی کتاب

"Revelation Rationality Knowledge And Truth"

کا تعارف پیش کیا۔

مورخہ 4۔ اکتوبر 98ء کو پانچ بجے شام محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا مکرم فیروز علی شاہ صاحب نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی۔ جس میں اول۔ دوم اور سوئم آنے والوں (علمی اور جسمانی مقابلہ جات میں) کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس دفعہ مجالس اور حلقہ جات کے لیول پر پہلے ہی سے مقابلہ جات کروائے گئے تھے۔ اور ان مقابلہ جات میں جو خدام کوالیفائی کر کے اوپر آئے انہوں نے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا جو کہ اجتماع کے موقع پر منعقد ہوئے۔ اس کے علاوہ محترم امیر صاحب نے دعوت الی اللہ کے میدان میں شاندار کارکردگی پر مکرم موسیٰ بن مصران صدر جماعت احمدیہ کینبرا کو ایک خصوصی انعام سے نوازا۔ کچھ انعامات مجالس اور حلقہ جات میں ان کی اعلیٰ کارکردگی پر دیے گئے۔ مجموعی طور پر حسن کارکردگی کے لئے علم انعامی' حلقہ النور' سڈنی کو دیا گیا۔

مکرم و محترم مولانا محمود احمد شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے اپنے اختتامی خطاب میں اجتماع کے انتظامات کی تعریف فرمائی۔ اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے دعوت الی اللہ میں پورے جوش اور جذبہ سے سرگرم ہونے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدام کے اوپر بحیثیت احمدی جو دعوت الی اللہ کا فرض ہے وہ کبھی فراموش نہ کریں۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کی سوسائٹی کی ظاہری چکاچوند سے متاثر نہ ہوں۔ یہ باہر سے رنگین اور پرکشش نظر آنے والی سوسائٹی اندر سے نہایت ہی مکروہ اور گندی ہے۔ للذا خدام اپنے آپ کو اس سوسائٹی کے بد اثرات سے بچائیں۔ آپ نے فرمایا کہ یاد رکھیں کہ امیر یا صدر آپ کو ہر وقت نہیں دیکھ رہے ہوتے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ایک اور ذات ہے جو آپ کو ہر وقت دیکھ رہی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ آپ سب خیریت سے اپنے گھروں کو جائیں اور اگلے سال اور زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگوں کی ترقی دیکھ کر ہمارے دل اور جگر بڑھتے ہیں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اور اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 13۔ نومبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا 28واں سالانہ اجتماع

مورخہ 10۔ اور 11۔ اکتوبر 1998ء بروز ہفتہ اور اتوار' ناصرات الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا 28 واں (اٹھائیسواں) سالانہ اجتماع ٹالورتھ ریکری ایشن سنٹر کے وسیع ہال میں منعقد ہوا۔

پہلے روز ناصرات کا اجتماع تھا۔ تلاوت' نظم اور عہد کے بعد ساڑھے دس بجے مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد' امام بیت الفضل لندن نے ناصرات سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد ناصرات کے مختلف گروپس صالحات' قانتات و محسنات میں تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس دن کا سب سے اہم اور پرکشش پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ جو مقابلہ تلاوت قرآن کریم کے بعد ہوا۔ یہ پروگرام تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اور سب سامعات نے انتہائی توجہ اور دلچسپی سے سنا۔

تین بجے بعد دوپہر پروگرام کا دوسرا سیشن شروع ہوا۔ جس میں ناصرات کے تینوں گروپس کے نظم اور اردو اور انگریزی تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ مسز قانتہ راشد صاحبہ کا خطاب ہوا۔ آخر میں اول' دوم اور سوم آنے والی ناصرات میں محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اس دن کا ایک اور اہم پروگرام دعوت الی اللہ کا سیمینار تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ اجتماع کے موقع پر ایسا پروگرام رکھا گیا۔ اس میں لجنات کی مختلف حلقوں کی سیکرٹریز' میٹی کی ممبرات' نو احمدی خواتین اور بعض زائرات نے شمولیت کی۔

11۔ اکتوبر بروز اتوار لجنہ اماء اللہ کا اجتماع تھا۔ دس بجے تلاوت قرآن کریم' نظم اور عہد نامہ دہرائے جانے کے بعد پہلے گروپ کی تلاوت کا مقابلہ شروع ہوا۔

گیارہ بجے مکرم محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب' امیر جماعت برطانیہ نے تشریف لا کر تقریباً 50 منٹ خطاب فرمایا۔ جس میں موثر رنگ میں ممبرات لجنہ کو باہم محبت' پیار اور تعاون کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی نصیحت کی۔ خصوصاً دعوت الی اللہ اور تربیت کے میدان میں پوری محنت اور ہمت سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کے دوسرے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ اور اس کے بعد اردو انگریزی تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس اجلاس کے آخر میں فی البدیہہ تقاریر (اردو' انگریزی) کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔

تین بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں لجنہ اماء اللہ کے تقریری مقابلہ جات ہوئے۔ جس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ کا خطاب ہوا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تشریف لائے۔ آپ کا استقبال افریقن خواتین نے نعرہ تکبیر لگا کر اور لا الہ الا اللہ کا نغمہ پڑھ کر کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نشست پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد انگریز خواتین نے انگریزی میں اور مکرمہ امینہ چکماق صاحبہ نے بچیوں کے ساتھ مل کر ٹرکش نغمہ پڑھا۔ بعد ازاں مسز ممتاز ناصر خان جنرل سیکرٹری لجنہ برطانیہ نے سالانہ رپورٹ' نیز اجتماع کی دو دن کی رپورٹ پڑھی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے روح پرور خطاب فرمایا۔ جس میں خاص طور پر سورہ فاتحہ کے گہرے معانی سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ کے تشریف لے جانے کے بعد صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ نے مقابلہ جات میں اول' دوم اور سوم آنے والی ممبرات لجنہ میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس طرح سے اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ کہ اجتماع کامیاب رہا۔ تقریباً بارہ سو ممبرات لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔

اجتماع کے موقعہ پر بچوں کے لئے کریش (Crech) کا بھی انتظام تھا۔ اس کے علاوہ صنعتی نمائش بھی لگائی گئی اور اس میں اول دوم اور سوم آنے والی بہنوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ اجتماع کے تمام انتظامات خوش اسلوبی سے انجام پائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6۔ نومبر 98ء)

★......★......★......★

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

زمین پھیلائی گئی

یہ زمین' جس پر ہم بستے ہیں اتنی مختصر ہے کہ اگر دنیا کے سارے ممالک کا رقبہ ملا لیا جائے تب بھی کرۂ ارض کی سطح کے ایک تہائی سے بھی کم بنتا ہے۔ اور باقی حصے پر سمندروں کی حکمرانی ہے۔ پھر ہماری زمین' نظام شمسی کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمارا نظام شمسی کائنات کے نقشے پر ایک چھوٹے سے نقطے کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔ لیکن اس کائنات میں مٹی کی اس باریک تہہ کو' جس پر تمام بستیاں اور ملک آباد ہیں' ایک اعزاز حاصل ہے۔ وہ یہ کہ اس پر انسان پیدا ہوا اور ہزارہا سال کے سفر کے بعد اتنا شعور حاصل کیا کہ کائنات کو سمجھنے کی کوشش کرے۔

زمین کا ارتقاء

قرآن کریم میں زمین اور اس پر موجود مختلف بے جان اور جاندار اشیاء کو بطور نشان کے پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ زمین کی پیدائش کے مختلف مراحل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ زمین کے ارتقاء کے ایک خاص مرحلے کا ذکر سورۃ الحجر آیت 20 میں ہے۔ اس ایک آیت میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔

1۔ زمین کو پھیلایا گیا۔
2۔ اس میں پہاڑ ڈالے گئے۔
3۔ اس میں ہر موزوں چیز کو پیدا کیا گیا۔

پھر سورۃ قٓ آیت 8 میں یہ تینوں باتیں بعینہ اسی ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ سورۃ الحجر میں جہاں "ہر موزوں چیز" کے پیدا ہونے کا ذکر تھا' وہاں اس آیت کے آخر میں خوبصورت جوڑوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔

سورۃ الرعد آیت 4 میں بھی ایک ہی آیت میں زمین کو پھیلائے جانے اور پہاڑوں اور نہروں کے بننے کا ذکر ہے۔ اس آیت کے آخر میں بھی پھلوں اور جوڑوں کے پیدا ہونے کا بیان ہے۔

ان آیات میں زمین کو پھیلائے جانے' پہاڑوں کے بننے اور زندگی کی نشوونما کا ایک ہی ترتیب میں اکٹھا ذکر ہے۔ اس لئے ان آیات میں سائنس کے حوالے سے تین سوالات کئے جا سکتے ہیں۔

1۔ زمین کو پھیلائے جانے سے کیا مراد ہے؟ کیا اس سیارے کی تخلیق میں کوئی ایسا مرحلہ بھی آیا تھا کہ زمین کو پھیلایا گیا ہو؟ ورنہ اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو خشک زمین جس پر انسان بس سکتا ہے' کرۂ ارض کے ایک تہائی سے بھی کم حصہ پر مشتمل ہے۔ اس زاویے سے تو زمین کی خشک سطح اپنے سے چھوٹے سیاروں سے بھی کم رقبے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اپنے نظام شمسی میں بھی زمین کوئی بڑا سیارہ نہیں ہے۔

2۔ اگر زمین پھیلائی گئی تھی تو کیا اس کا پہاڑوں کے بننے سے کوئی تعلق تھا؟

3۔ کیا اس سارے عمل کا زندگی کی نشوونما پر کوئی اثر پڑتا تھا۔

ان سوالوں کا جواب تلاش کرنے کے لئے سائنسی تحقیق کو ایک لمبا سفر کرنا تھا۔

واحد براعظم

(Super Continent)

ایک عرصہ تک سائنس دان اس بات کا جواب تلاش نہیں کر پا رہے تھے کہ اگر براعظم امریکہ' آسٹریلیا اور بہت سے جزائر' باقی دنیا سے کٹے رہے' ہیں۔ اور زمین کے ان خطوں کے درمیان ہمیشہ سمندر حائل رہا ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان سب جگہوں پر پودوں' درختوں' کیڑے مکوڑوں اور جانوروں کی ایک جیسی یا ملتی جلتی اقسام پائی جاتی ہیں۔ انسان تو سمندری سفر کر کے دوسرے براعظموں تک پہنچ سکتا تھا لیکن زندگی کی یہ کروڑوں قسمیں ان سب الگ تھلگ علاقوں تک کیسے پہنچ گئیں؟ پہلے تو اس الجھن کا حل یہ تجویز کیا گیا کہ کروڑہا سال قبل ان سب براعظموں کے درمیان خشکی کے راستے پائے جاتے تھے جو کہ وقت کے ساتھ سمندر میں غرق ہو گئے۔ لیکن جب اس کی تائید میں ثبوت نہیں ملے تو اس مفروضے کو ترک کر دیا گیا۔

اس صدی کی ابتداء میں ایک ذہین ماہر ارضیات ویگنر (Wegener) نے ایک نیا نظریہ پیش کیا۔ اس کے مطابق' اگر نقشے پر جنوبی امریکہ کی مشرقی سرحد پر نمایاں ابھار کو افریقہ کی مغربی سرحد پر پڑے ہوئے گڑھے سے ملا دیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دونوں ایک براعظم کا حصہ تھے پھر علیحدہ ہوتے ہوتے موجودہ حالت کو پہنچے۔ جس طرح اگر کاغذ کے ایک ٹکڑے کو ٹیڑھا میڑھا کاٹ کر دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو جوڑنے پر معلوم ہو جائے گا کہ اصل میں یہ دونوں ٹکڑے ایک ہی کاغذ کا حصہ تھے۔ اگرچہ وقت کی شکست و ریخت نے سرحدوں کو کسی حد تک تبدیل کر دیا ہے لیکن پھر بھی نقشے پر غور کرنے سے یہی صورت حال ابھرتی ہے۔ مگر وہ نیا خیال ہی کیا جس کی مخالفت نہ ہو۔ جب جرمنی میں پہلی مرتبہ یہ تحقیق پیش کی گئی تو اس میں موجود بہت سے نامکمل پہلوؤں کی نشاندہی کر کے اس نظریئے کی مخالفت کی گئی۔ لیکن پھر بڑھتی ہوئی تحقیق کے ساتھ ایک کے بعد دوسرا ثبوت سامنے آتا گیا اور ایک کڑی دوسری کڑی سے ملتی گئی۔ نتیجتاً آج کا سائنسدان کروڑہا سال قبل زمین کی حالت کے بارے میں بہت سی باتیں اعتماد کے ساتھ بتا سکتا ہے۔ اور ویگنر (Wegener) کے نظریات کی تائید میں شواہد کا ایک انبار جمع ہو گیا ہے۔

(Principles of Physical Geology by Arthur Holmes Page 625-632)

آج سے قریباً بیس کروڑ سال قبل خشک زمین کا تمام حصہ ایک جگہ پر اکٹھا موجود تھا۔ گویا کرہ ارض پر صرف ایک براعظم تھا جسے اصطلاحاً PANGEA کہا جاتا ہے' جس کا مطلب ہے "تمام زمین" اس دور میں اس واحد براعظم کی حدود کے باہر سمندر اور صرف سمندر ہی موجود تھا۔ آج کا بحرالکاہل (Pacific Ocean) اسی وسیع سمندر کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ لیکن اس براعظم (PANGEA) نے اتنی جگہ گھیر رکھی تھی کہ زمین کے کھولتے ہوئے مرکز سے خارج ہونے والی حرارت کو باہر نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا۔ جبکہ سمندر کے نسبتاً پتلے فرش سے یہ حرارت آسانی سے نکلتی رہتی تھی۔ چنانچہ خشک زمین کے نیچے یہ حرارت جمع ہوتی رہی' یہاں تک کہ اس حرارت نے اس وسیع براعظم میں شگاف ڈالنے شروع کئے۔ اور کروڑوں سال کے عمل سے یہ شگاف بڑھتے بڑھتے نئے سمندر بن گئے۔ اور زمین کے ٹکڑے مختلف براعظموں کی صورت میں کرہ ارض کی سطح پر پھیلتے گئے اور ایک دوسرے سے دور ہوتے ہوتے ان کا آپس میں تعلق ختم ہو گیا۔ قدرت کے مضبوط ہاتھوں نے اس طرح انہیں پھیلانا شروع کیا کہ آسٹریلیا جو کبھی افریقہ کی مشرقی سرحد سے جڑا ہوا تھا جنوب کو چلا گیا۔ جنوبی امریکہ اور افریقہ پہلے آپس میں ملے ہوتے تھے' ان کے درمیان بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) حائل ہو گیا۔ اور برصغیر کی زمین جو افریقہ اور آسٹریلیا کے درمیان پڑی ہوئی تھی' ان دونوں سے علیحدہ ہو کر شمال کی طرف بڑھنی شروع ہوئی اور ایشیا سے جا ٹکرائی۔ یہ سب کچھ کروڑوں سال میں آہستہ آہستہ ہوا۔ اتنی آہستگی سے کہ ایک خطہ زمین ایک سال میں محض کچھ سینٹی میٹر کا سفر کرتا تھا۔ آج ہماری دنیا کا جو نقشہ ہے' وہ اس واحد براعظم کے ٹکڑوں کو کرہ ارض پر پھیلائے جانے کا نتیجہ ہے۔

Scientific American July 1988 page 44-45 September 1983 page 86-98 July 1983 Page 41-48)

سمندر کی تہہ میں بھی آتش فشاں پہاڑوں کے لمبے سلسلے ہیں جنہیں Mid-Oceanic Ridges کہا جاتا ہے۔ یہ ہر سال کچھ لاوا اگل کر سمندر کے فرش کو اور وسیع کر دیتے ہیں۔ اس طرح بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) کی چوڑائی میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس کے دونوں طرف براعظم پرے دھکیلے جا رہے ہیں۔ جبکہ بحرالکاہل (Pacific Ocean) کا فرش عمر میں زیادہ ہونے کی وجہ سے کم موٹائی کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کا فرش براعظموں کے نیچے دھنستا جا رہا ہے۔ اور اس کی چوڑائی کم ہو رہی ہے۔ کروڑوں سال کے گذرنے کے بعد جب بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) کا فرش بھی عمر رسیدہ ہو کر پتلا ہو جائے گا اور براعظموں کے نیچے دھنسنا شروع ہو گا تو یہ براعظم پھر قریب آتے آتے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔

ایک نظریہ کے مطابق یہ چکر زمین کی تاریخ میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ ایک بڑا براعظم ٹوٹ کر چھوٹے براعظموں کو جنم دیتا ہے جو پہلے کرہ ارض پر پھیلتے ہیں اور پھر دوبارہ مل کر ایک بڑا براعظم بنا لیتے ہیں۔ لیکن ہم جس دور میں جی رہے ہیں' اس میں زمین کے ٹکڑوں کے پھیلنے کا یہ عمل اپنی انتہا کے قریب پہنچ چکا ہے۔ وہ دور قریب ہے جب بحر اوقیانوس (Atlantic Ocean) اور کچھ اور سمندر سکڑنا شروع ہوں گے اور تمام براعظم قریب ہوتے ہوتے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ واپسی کا سفر کروڑوں سال میں مکمل ہو گا۔

(Scientific American October 1994ء 44-51

پہاڑوں کے سلسلے کیسے بنے؟

لیکن کیا اس تمام عمل کا پہاڑوں کے بننے سے کوئی تعلق ہے کہ نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں دنیا میں موجود پہاڑوں کے سلسلے کس طرح وجود میں آئے؟ سائنس کا علم اب اتنی ترقی کر چکا ہے کہ اس سوال کا جواب دے سکے۔ جب مختلف براعظم علیحدہ ہو کر اپنے سفر پر روانہ ہوئے تو اس سفر کے دوران ان میں سے کچھ کا آپس میں ٹکراؤ بھی ہوا۔ جب زمین کے دو بڑے بڑے ٹکڑوں کا الٹی سمتوں میں سفر کرتے ہوئے' آپس میں تصادم ہوا' تو ان کے آپس میں ملنے والے حصوں کی زمین اس دباؤ کی وجہ سے بلند ہونے لگی۔ اور یہ ابھار عظیم الشان پہاڑی سلسلوں کی صورت میں آج زمین پر موجود ہیں۔ پاکستان' ہندوستان اور نیپال کے شمال میں ہمالیہ کا سلسلہ ہے' جس میں دنیا کی دس بلند ترین چوٹیاں ہیں۔ یہ بھی اس طرح وجود میں آیا تھا۔ جب برصغیر کی زمین شمال کی طرف سرکتے ہوئے' ایشیا کی زمین سے ملی' تو برصغیر کی زمین نے ایشیا کے نیچے دھنس کر آگے سفر کرنا شروع کر دیا۔ اس کی رفتار ایک سال میں پانچ سینٹی میٹر کے قریب تھی۔ اس عمل نے ایشیا کی جنوبی سرحد کو اوپر اٹھا دیا اور اس طرح ہمالیہ وجود میں آیا۔ یہ سفر اور آگے بڑھا تو تبت کی زمین نے ایک سطح مرتفع (Plateau) کی صورت میں بلند ہونا شروع کیا۔ آج یہ سطح مرتفع سمندر سے پانچ ہزار میٹر بلند ہے۔

ہمالیہ کا سلسلہ سب سے بلند تو ہے لیکن عمر میں سب سے بڑا نہیں۔ براعظم امریکہ کے شمال میں موجود اپلا کیئن (Applachian) پہاڑ اس وقت وجود میں آئے تھے' جب آج سے تیس کروڑ سال قبل امریکہ کی مشرقی اور افریقہ کی مغربی سرحدیں آپس میں ٹکرا کر مدغم ہو گئی تھیں۔ ایک عرصہ بعد بحر اوقیانوس نے پیدا ہو کر ان دو خطوں کو علیحدہ کر دیا۔ لیکن اس ملاپ کی یادگار ان پہاڑوں کی صورت میں اب بھی موجود ہے۔

(Scientific American April 1997 Page 60-65)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کی ترقی

یہ تو تھا قصہ کہ کس طرح ماضی کا ایک براعظم، آج کے براعظموں میں تقسیم ہو کر کرہ ارض پر پھیل گیا۔ اور اس عمل سے پہاڑ بلکہ پہاڑوں کے عظیم سلسلے پیدا ہوئے۔ اب رہا تیسرا سوال کہ کیا اس سارے عمل سے زندگی کی افزائش پر کوئی اثر پڑا تھا؟

اس میدان کے ماہرین کے نزدیک' زمین کی تاریخ میں جب بھی ایک براعظم (Supercontinent) ٹوٹا اور اس کے ٹکڑے حرکت میں آئے تو اس کے نتیجے میں تخلیق کے سفر نے ایک نئی کروٹ لی۔ نباتات اور حیوانات کی نت نئی اقسام وجود میں آنے لگیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جب بھی دنیا پر موجود واحد براعظم علیحدہ ہونا شروع ہوا تو نئے سمندروں نے پرانے سمندروں کی جگہ لینی شروع کی۔ یہ نئے سمندر نسبتاً کم گہرے تھے۔ اس لئے زمین پر پانی کی سطح بلند ہونی شروع ہوئی۔ اس کے نتیجے میں خشک زمین کے کچھ حصے پر سمندر کا پانی چڑھ آیا۔ پانی کی پتلی تہہ کے نیچے ڈوبی ہوئی یہ زمین زندگی کی نئی اقسام کی پیدائش کے لئے بہت موزوں تھی۔ اس طرح زمین کے پھیلنے کے عمل سے زمین پر موجود زندگی کے تنوع (Diversity) میں بہت اضافہ ہوا۔

زمین پر زندگی کا آغاز لگ بھگ چار ارب سال پہلے ہوا تھا۔ اس کے بعد تین ارب سال سے زائد عرصے میں صرف بیکٹریا اور (Algae) کی قسم کی ادنیٰ درجے کی اور خوردبینی حجم (Miroscopic) والی مخلوق ہی پیدا ہوتی رہی۔ آج سے پہلے جو واحد براعظم موجود تھا اس کا نام ماہرین نے روڈینیا (Rodinia) رکھا ہے۔ روڈینیا سارے کا سارا بنجر اور بے آباد تھا۔ اس پر نہ کوئی جھاڑی تھی' نہ کوئی درخت تھا۔ نہ کوئی کیڑے مکوڑے اس پر رہتے تھے اور نہ کوئی جانور اس پر چلتے پھرتے نظر آتے تھے۔ صرف خالی اور سنگلاخ زمین تھی۔ لیکن جب روڈینیا نے تقسیم ہو کر پھیلنا شروع کیا تو سمندروں میں بہت سے کیمیاوی عوامل (Chemical re-actions) شروع ہوئے اور نتیجتاً سمندروں میں موجود آکسیجن کی سطح بلند ہونی شروع ہوئی۔ آکسیجن کے اضافے کے باعث زندگی کے سفر نے ایک لمبی چھلانگ کے ساتھ ترقی کی۔ اور زندگی کی بڑے سائز کی اقسام وجود میں آنا شروع ہوئیں۔ اور اس کے علاوہ پہلی مرتبہ خشک زمین پر بھی زندگی نے آباد ہونا شروع کیا۔ دوسرے الفاظ میں زمین کے پھیلنے کا عمل زندگی کو آگے بڑھانے کے لئے ایک اہم محرک بنتا رہا ہے۔

National Geographic April 1998 page 109 Scientific American July 1998 page 49-51)

قرآن کریم کا اعجاز

حضرت مصلح موعودؓ نے مختلف مقامات پر قرآن کریم کے اندر بیان ہونے والے مضامین کی ترتیب کی گہری حکمت بیان فرمائی ہے۔ جو مضامین ایک آیت میں موجود ہیں ان کا آپس میں تعلق ہے۔ پھر ایک سورت میں موجود آیات ایک خاص ترتیب سے ہیں۔ اس کے بعد ہر سورت کا پہلی اور بعد میں آنے والی سورت سے ایک ربط بنتا ہے۔ جہاں پر سائنسی مضامین بیان ہوئے ہیں' وہاں اس ترتیب کی حکمت کو سمجھنے کے لئے سائنس کا ترقی کرتے ہوئے ایک خاص سطح تک پہنچنا ضروری تھا۔ مثلاً سورۃ الحجر' سورۃ قٓ اور سورۃ رعد کی ان آیات میں بظاہر تین مختلف باتیں درج ہیں۔ لیکن ان تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بظاہر مختلف مضامین کا سائنسی طور پر گہرا تعلق ہے جو پہلے انسان لاعلمی کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتا تھا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"ترتیب ایک ظاہری خوبی ہے جو کسی کلام کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ اور اس خوبی کے لحاظ سے بھی قرآن کریم تمام دوسری کتب سے افضل ہے۔ بظاہر وہ ایک بے ترتیب کلام نظر آتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ایک اعلیٰ درجے کی ترتیب موجود ہے بلکہ جہاں سب سے بڑھ کر بے ترتیبی نظر آتی ہے وہاں سب سے زیادہ ترتیب ہوتی ہے...... اس کی ترتیب بظاہر مخفی ہے مگر غور اور تامل سے ایک نہایت لطیف ترتیب معلوم ہوتی ہے۔"

(فضائل القرآن صفحہ 72)

قرآن کریم میں مختلف سائنسی مضامین کو بطور نشان پیش کیا گیا ہے۔ ایسے نشانات کہ جن کو سمجھ کر قرآن اور خدا پر انسان کا ایمان ترقی کرے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"پھر علاوہ اس کے قرآن شریف نے تائید دین میں اور اور علوم سے بھی اعجازی طور پر خدمت لی ہے۔ اور منطق اور طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم نفس اور علم طبابت اور علم ہندسہ اور علم فصاحت و بلاغت وغیرہ علوم کے وسائل سے علم دین کا سمجھانا اور ذہن نشین کرنا یا اس کا تفہیم درجہ بدرجہ آسان کر دینا یا اس پر کوئی برہان قائم کرنا یا اس سے کسی نادان کا اعتراض اٹھانا مدنظر رکھا ہے۔ غرض طفیلی طور پر یہ سب علوم خدمت دین کے لئے بطور خارق عادت قرآن شریف میں اس عجیب طرز سے بھرے ہوئے ہیں جن سے ہریک درجہ کا ذہن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 27)

پولی تھین لفافوں سے پھیلنے والی ماحولیاتی آلودگی

لاہور ہائی کورٹ میں دو وکلاء نے ایک رٹ درخواست پیش کی ہے جس میں استدعا کی گئی ہے کہ ایسے محکمے جو ہوا اور شور کی آلودگی کی اصلاح پر مامور ہیں لیکن اس سلسلے میں ناکام رہے ہیں ان سے ان کی کارکردگی کے متعلق بازپرس کی جائے۔ اسی طرح کالے پلاسٹک لفافوں کی روک تھام میں بھی یہ حکومتی ادارے اپنا کردار صحیح طور پر ادا نہیں کر سکے۔

رٹ درخواست دائر کرنے والے ایڈووکیٹ سید منصور علی شاہ اور تنصیر حفیظ نے کہا ہے کہ بڑھتی ہوئی آلودگی اور پلاسٹک تھیلوں کا استعمال انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ ہے۔

ایڈووکیٹ شاہ نے بتایا کہ ہوا کی آلودگی کی وجہ سے گلے میں سوزش' دل کی بیماریاں' اینیمیا دمہ' آنکھوں میں سوزش جیسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے بچے اور ابھی پیدا ہونے والے بچے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

ایڈووکیٹ حفیظ نے کہا کہ جو کھانے والی اشیاء پلاسٹک لفافوں میں ڈالی جاتی ہیں ان پر کیمیکل مادوں کا اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کو آسانی سے تلف بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر ان کو جلایا جائے تو اس سے فضا زہریلی ہو جاتی ہے اور اگر ان کو سمندر میں پھینکا جائے تو یہ سمندری مخلوق کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ 1993ء میں سپریم کورٹ نے حکم جاری کیا تھا کہ ان پلاسٹک تھیلوں کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔ سندھ اور بلوچستان میں تو اس پر عمل کیا گیا لیکن پنجاب میں اس کو نافذ نہیں کیا گیا۔

رٹ دائر کرنے والے وکلاء نے استدعا کی کہ ایل ڈی اے کے خلاف حکم جاری کیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں مناسب اقدامات کرے۔

(ڈان 28۔ اکتوبر 98ء)

افغانستان میں روس کی واپسی

کئی سالوں کے وقفے کے بعد افغانستان میں ایک بار پھر روسی فوجیں واپس آگئی ہیں۔ لیکن اب یہ واپسی ماضی کی واپسی سے اس لحاظ سے بالکل مختلف ہے کہ مغربی ذرائع نے افغانستان میں روس کی اس مداخلت پر بالکل چپ سادھ رکھی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ روس کی افواج طالبان کے مخالف شمالی اتحاد کی مدد کے لئے آئی ہیں۔ اور شمالی اتحاد کی حمایت روس کے علاوہ بھارت بھی کر رہا ہے۔

11۔ اکتوبر 1998ء کی شام افغانستان کے صوبے بدخشاں میں فیض آباد سے 28 کلومیٹر دور مزے خش کے مقام پر روس نے اپنے 1500 چھاپہ مار اتارے جو احمد شاہ مسعود کی افواج کے ساتھ مل کر طالبان کے خلاف جنگ کریں گے۔

بھارت اور روس کے علاوہ وسط ایشیا کی بعض ریاستیں بھی شمالی اتحاد کے ساتھ ہیں۔ گزشتہ روز طالبان نے تاجکستان کا ایک طیارہ زبردستی اتار لیا تھا جو احمد شاہ مسعود کو بھجوائے گئے جنگی سامان سے بھرا ہوا تھا۔ شمالی اتحاد کے ایک کمانڈر رشید دوستم نے گزشتہ دنوں بھارت کا خفیہ دورہ بھی کیا تھا۔

حیرانگی کی بات یہ ہے کہ روس کی افغانستان کے خلاف پہلی یلغار میں مغربی دنیا کے ذرائع ابلاغ نے وہ شور مچایا تھا کہ الحفیظ والاماں۔ لیکن اس دفعہ اس خبر کو تمام مغربی ذرائع ابلاغیات صاف پی گئے۔ اس سے پہلے روز یہ خبر آئی تھی کہ اسلحہ سے بھری ہوئی ایک پوری ٹرین کرغیزستان میں پکڑی گئی تھی جس پر ایران سے لایا جانے والا اسلحہ لدا تھا اور جو افغانستان میں رشید دوستم کے شمالی اتحاد کو پہنچایا جانا تھا۔ اس کے باوجود کہتے سبھی یہ ہیں کہ کسی دوسرے ملک کو افغانستان میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہئے

بقیہ صفحہ 3

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ غرباء اور مساکین کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور ان کا دھیان رکھتے تھے چنانچہ ایک غریب عورت بیمار ہوئی تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے جاتے رہے۔ اور جب اس کا آخری وقت آیا تو حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

وہ عورت رات کو فوت ہوئی تو صحابہ نے حضورؐ کی تکلیف کے خیال سے اطلاع نہیں کی اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ صبح حضورؐ کو خبر ملی تو حضورؐ ناراض ہوئے اور اس کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھایا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز)

حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ

ایک یہودی کا لڑکا آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بچہ بیمار ہو گیا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی۔

اس لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے والد نے کہا ابو القاسم (رسول کریم ﷺ کی کنیت تھی) کی اطاعت کرو چنانچہ اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ جب وہاں سے نکلے تو بہت خوش تھے اور فرما رہے تھے الحمد للہ کہ خدا نے اس لڑکے کو آگ سے نجات بخشی۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

عبد اللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار اور حضورؐ کا دلی دشمن تھا مگر جب وہ بیمار ہوا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الجنائز باب العیادۃ)

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسے تسلی دی اور فرمایا انشاء اللہ تم ٹھیک ہو جاؤ گے اس پر وہ اعرابی کہنے لگا۔

کیسے ٹھیک ہو جاؤں گا۔ یہ تو ایسا بخار ہے کہ جب کسی عمر رسیدہ کو چڑھتا ہے تو قبر تک پہنچاتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر ایسے ہی ہو گا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ الاعراب)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم عبدالحلیم صاحب کپور تھلوی نائب زعیم انصاراللہ دارالرحمت غربی ربوہ 21- نومبر 1998ء کو 2.20 صبح C.M.H راولپنڈی میں بعمر 63 سال وفات پا گئے- ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا-

اسی روز بعد نماز عصر بیت ناصر دارالرحمت غربی میں مکرم ملک بشارت احمد صاحب آڈیٹر تحریک جدید نے جنازہ پڑھایا-

قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی- موصوف کے والد حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپور تھلوی اور دادا حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب کپور تھلوی حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے- موصوف نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں-

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جوار رحمت میں جگہ دے' درجات بلند فرمائے- اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

○ مکرم نور احمد صاحب دارالصدر جنوبی (کوارٹر دفتر صدر عمومی) والد مکرم بشارت احمد کارکن دفتر صدر عمومی مورخہ 16- نومبر بروز سوموار دن کے ایک بجے وفات پا گئے- ان کی عمر 72 سال تھی نماز جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے اسی روز بعد نماز مغرب پڑھایا- جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آتی جہاں قبر تیار ہونے پر مکرم ظفراللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ نے دعا کرائی احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15-11-98 کو بیٹے سے نوازا ہے- اس کا نام حضور انور نے "دانیال یوسف" عطا فرمایا ہے- نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے- بچہ مکرم محمد یعقوب صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ آف محلّہ ناصر آباد شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد احسن صاحب ایم اے مراد وال ضلع منڈی بہاؤالدین کا نواسہ ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے-

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد صاحب بٹ مربی سلسلہ بھلوال ضلع سرگودھا کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا 16-11-98ء کو عطا فرمایا ہے- بچے کا نام "دانش احمد ندیم" تجویز ہوا ہے- بچہ مکرم رفیع الدین بٹ صاحب امیر حلقہ بدوملہی کا نواسہ ہے اور مکرم رفیق احمد بٹ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے- بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے-

زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم بشارت احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی کو مورخہ 18- نومبر 1998ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے- احباب جماعت کی خدمت میں بچے کے نیک خادم دین ہونے اور صحت و سلامتی والی طویل زندگی عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب واقف زندگی ایم اے 9/22 رحمت شرقی الف ربوہ تحریر فرماتے ہیں-

مورخہ 9-11-98 بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے میرے بھانجے عزیزم مبشر ندیم ابن بشیر احمد صاحب کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ منورہ صدیق صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد صدیق صاحب A-1/42 دارالعلوم وسطی ربوہ بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر اعلان کیا-

احباب سے اس نکاح کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے سمسٹر بہار 1999ء میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں- یہ داخلے مندرجہ ذیل پروگرام میں آفر کئے جا رہے ہیں-

1- ایم فل (اردو- ایجوکیشن)
2- ماسٹرز (ایم ایڈ- ایم اے (ایجوکیشن) TEFL وغیرہ)
3- بی ایڈ پروگرام-
4- بیچلر پروگرام (B.A- B.A (ماس کمونیکیشن- لائبریری و انفارمیشن سائنس)- B.COM)
5- انٹرمیڈیٹ پروگرام (F.S.c (پری انجینئرنگ + پری میڈیکل) وغیرہ F.A I.COM)
6- میٹرک پروگرام-
7- مختصر المیعاد و تعلیمی پروگرام جس میں کمپیوٹر کورسز بھی شامل ہیں-

ان تمام مضامین میں داخلہ کے لئے فارم علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر سے دستیاب ہیں- جن کی تفصیل مورخہ یکم نومبر 98ء کے روزنامہ "خبریں" میں درج ہیں- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5- دسمبر 98ء ہے-

○ نیشنل کالج آف آرٹس (N C A) لاہور نے پنجاب- آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ سے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- آرکیٹکچر- 2- فائن آرٹس- 3- ڈیزائن- (گرافک- پراڈکٹ- سرامکس)

داخلہ کے لئے کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونا لازمی ہے- داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ رجحان ٹیسٹ اور فری ہینڈ ڈرائنگ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا- ان دو ٹیسٹوں کے علاوہ آرکیٹکچر میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ میتھ کا ٹیسٹ بھی دیں گے- داخلہ فارم وغیرہ 200 روپے کے عوض ادارہ سے یا 225 روپے کا منی یا پوسٹل آرڈر ارسال کرکے منگوائے جا سکتے ہیں- چیک اور ڈرافٹ قابل قبول نہیں ہیں- داخلہ ٹیسٹ کی فیس مبلغ 200 روپے ہے- داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14- دسمبر 98ء ہے-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم مبشر احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ منور احمد صاحب)

مکرم مبشر احمد صاحب ساکن موضع جاہمن تحصیل کینٹ ضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری منور احمد صاحب اور تایا مکرم چوہدری نصیرالدین صاحب دونوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں- قطعہ نمبر 13/2 واقع محلّہ باب الابواب ربوہ برقبہ ایک کنال میں ان کا حصہ مقرر ہے- لہٰذا یہ رقبہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے- دونوں کے ورثاء کی تفصیل الگ الگ تحریر ہے-

1- ورثاء مکرم چوہدری منور احمد صاحب کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2- مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
3- مکرم انور احمد صاحب (بیٹا)
4- محترمہ ساجدہ منور صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ راشدہ منور صاحبہ (بیٹی)
6- مکرم منصور احمد صاحب (بیٹا)
7- محترمہ ماجدہ منور صاحبہ (بیٹی)
8- محترمہ منصورہ منور صاحبہ (بیٹی)

2- ورثاء مکرم چوہدری نصیرالدین صاحب کی تفصیل یہ ہے:-

1- محترمہ نصرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
2- محترمہ مسرت بیگم صاحبہ (بیٹی)
3- محترمہ بشارت بیگم صاحبہ (بیٹی)
4- محترمہ نسرین اختر صاحبہ (بیٹی)
5- محترمہ پروین اختر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں- (ناظم دارالقضاء- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیوروسرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد صاحب نیوروسرجن بتاریخ 29- نومبر 98ء بروز اتوار صبح 9 بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- مریضوں سے درخواست ہے کہ وہ قبل از وقت پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب تقسیم اسناد ٹیچرز سپینش لینگویج

○ مورخہ 18- اکتوبر بروز بدھ بیت گنبداں والی دارالیمن وسطی ربوہ میں تقریب تقسیم اسناد وانعامات زیر انتظام شعبہ لینگویج وکالت وقف نو منعقد ہوئی- اس کی صدارت محترم وکیل صاحب وقف نو نے کی-

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم منظور احمد نے کی اس کا سپینش ترجمہ عزیزم مظفر احمد نے پیش کیا- ذکیہ جاوید' سعدیہ نصیر' نائلہ نگار اور نادیہ سرور نے اردو اور سپینش نظمیں پڑھیں- مکرم عبدالحلیم احمد (نگران شعبہ) نے اس تقریب کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یمن بلاک میں واقفین نو بچوں کو زبانیں سکھانے کے پروگرام کے تحت 95ء' 96ء' 97ء' میں ٹیچرز کی تیاری کے لئے وکالت وقف نو کے تحت سپینش زبان کی کلاسوں کا اہتمام کیا گیا- ان کلاسوں سے ابتدائی بول چال سیکھنے کے بعد یہ ٹیچرز دارالیمن غربی' وسطی اور شرقی کے واقفین نو بچوں کو زبان سکھانے کے پروگرام میں مدد دے رہی ہیں- ان کلاسز سے کامیابی کے ساتھ کورس مکمل کرنے والی ٹیچرز کو سندات اور انعامات دینے کے لئے یہ تقریب منعقد کی گئی ہے-

بعد ازاں محترم وکیل صاحب وقف نو نے 31- ٹیچرز میں سندات اور انعامات تقسیم کئے نیز حاضرین سے خطاب فرمایا- آپ نے کامیاب ہونے والی ٹیچرز کو مبارکباد دی اور ان کی خدمت کو سراہا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں تسلسل کے ساتھ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے- دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا جو مکرم وکیل صاحب وقف نو نے کروائی-

اس تقریب کے لئے انتظامات کے سلسلہ میں ہم صدر صاحب محلّہ اور سیکرٹری صاحب وقف نو دارالیمن وسطی کے بے حد مشکور ہیں-

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23۔نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 11 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
24۔نومبر غروب آفتاب 5-08
25۔نومبر طلوع فجر 5-16
25۔نومبر طلوع آفتاب 6-43

عالمی خبریں

فلسطینیوں کو رہا کرنے سے انکار

اسرائیل نے مجاہد فلسطینیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان فلسطینیوں کو کیسے رہا کر سکتے ہیں جن کے ہاتھ اسرائیلیوں کے خون سے رنگے ہیں۔ اسرائیلی وزیراعظم کے اعلان سے پانچ سو فلسطینی قیدیوں کی رہائی مشکوک ہو گئی ہے۔ یاسر عرفات کے مشیر نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسرائیل نے یہ فیصلہ کر کے میری لینڈ امن معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

دستاویزات پیش کرنا ہوں گی

صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ پابندیوں کے خاتمہ کے لئے عراق کو دستاویزات پیش کرنا ہوں گی۔ واضح رہے کہ معائنہ کار کمیشن کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے ہتھیاروں سے متعلق بعض دستاویزات طلب کی تھیں جو عراق نے غیر متعلقہ قرار دے کر فراہم کرنے سے انکار کر دیا عراق نے کہا ہے کہ بٹلر پابندیاں برقرار رکھنے کے منصوبہ پر کام کر رہے ہیں۔

خلیج کا دفاع خود کریں گے

ایران نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے ماہ خلیج میں بڑے پیمانے پر فوجی مشقیں کرے گا۔ ان فوجی مشقوں کا مقصد پڑوسی عرب ممالک کو امن کا پیغام دینا ہے اور یہ باور کرانا ہے کہ علاقے کی سلامتی کا دفاع خود کرنے کی صلاحیت ان میں پائی جاتی ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں تصادم

انڈونیشیا میں جوا خانہ کی بندش پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں تصادم کے نتیجہ میں 6۔افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے جوا خانہ اور تین گرجا گھروں کو آگ لگا دی۔ دونوں مذاہب کے حامیوں میں آدھ گھنٹہ فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

ویت نام میں شدید طوفان

ویت نام میں شدید طوفان سے 21۔افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔

چینی صدر کا دورہ

چینی صدر روس اور جاپان کے آٹھ روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ پہلے دو روز روس میں گزاریں گے اور پھر جاپان جائیں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

حالات قابو سے باہر ہو گئے

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات قابو سے باہر ہو گئے تھے اس لئے گورنر راج لانا پڑا دہشت گرد اور جرائم پیشہ افراد ججوں، پولیس اور گواہوں کو دھمکیاں دے رہے تھے معمول کے مطابق انصاف کی فراہمی میں کافی وقت لگتا تھا۔ گورنر راج حالات درست ہونے تک رہے گا۔

امریکہ امداد روک دے

پاکستانی پیپلز پارٹی نے امریکہ کے صدر کو خط لکھا ہے کہ امریکہ پاکستان کی امداد روک دے۔ اور نواز شریف کی کرپشن کی تحقیقات مکمل ہونے تک امداد بحال نہ کی جائے۔

فوج کے تعاون سے خوشحالی

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم فوج کے تعاون سے خوشحالی لائیں گے۔ محکمہ ایلیمنٹری ایجوکیشن میں سابق فوجیوں کی ملازمتوں کا کوٹہ 10 سے بڑھا کر 40 فیصد کر دیا گیا ہے۔ فوجی زمینیں بھی آباد کریں گے۔ فوج ہی ایک ایسا ادارہ ہے جس سے قریبی تعلق پیدا کر کے ہم تعلیم صحت کلچر اور زراعت کے شعبوں میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ صورت حال خوفناک ہے۔ سرکاری ملازمتوں کی کوئی گنجائش نہیں۔ کرپشن کی گندگی سیاست دانوں اور بیوروکریٹس سمیت معاشرے کے ہر طبقے میں پھیل گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ریٹائرڈ فوجیوں کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوجی عدالتوں کے قیام کا فیصلہ وفاقی حکومت نے سوچ سمجھ کر کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں تقریب

لاہور اتوار کو نوبل انعام یافتہ سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں تقریب منعقد ہوئی۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر بیگم عابدہ حسین نے کہا ہے کہ بنیاد پرست طبقے نے ہمیشہ سائنسی ترقی کو کفر قرار دیا ہے۔ میرے آبائی علاقہ جھنگ میں بنیاد پرستوں نے ہمیشہ ڈاکٹر عبدالسلام کی مخالفت کی تھی۔ ہمارے ملک میں سائنس و ٹیکنالوجی کے مقابلہ میں وزارت مذہبی امور کا بجٹ دوگنا ہے۔ مسلم لیگی سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا کہ بنیاد پرست ملاؤں نے اقبال سے لے کر ڈاکٹر عبدالسلام تک جدید علوم کے حامی ہر شخص کی مخالفت کی جبکہ سرسید احمد خان کے خلاف مکہ سے "شیطان کے نائب" کا فتویٰ حاصل کیا۔ صرف ایٹم بم بنانے سے پاکستان ترقی نہیں کر سکتا بلکہ تمام شعبوں میں ترقی کر کے یورپ کی غلامی سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

ربوہ کو نیا نام دینا

انگریزی اخبار "ڈان" مورخہ 98-11-20 کا ایک حقیقت پسندانہ اداریہ

پنجاب اسمبلی میں عوامی مفاد کی نگہداشت کرنے والے کوئی 76 منتخب شدہ ممبران نے منگل کو ربوہ کا نام تبدیل کرنے سے متعلق ایک قرارداد پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ قرارداد پیش کرنے والوں میں قائد حزب اختلاف سمیت حکومت اور حزب اختلاف دونوں کے ارکان شامل تھے۔ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی اور نیا نام تجویز کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی۔ ہمارے اتنے زیادہ نمائندگان کی جانب سے قرارداد کی ابتداء کرنے کی اس اچانک خواہش کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی۔ کیا ان کے اپنے اپنے حلقہ کے عوام نے ایسا اقدام کرنے کے لئے ان پر دباؤ ڈالا تھا؟ منگل کا روز پرائیویٹ اراکین کا دن تھا اور یہ بات قابل غور ہے کہ ارکان اسمبلی کی دلچسپی کے لئے یہی بڑا مسئلہ رہ گیا تھا۔ جبکہ عوام سے متعلقہ کئی گھمبیر مسائل موجود ہیں جیسا کہ اشیائے ضرورت کے مہنگے دام، جرائم میں زیادتی اور پولیس "مقابلے"۔

احمدیہ یا قادیانی جماعت نے پاکستان میں اپنے مرکز کے لئے ربوہ کا مقام اور نام منتخب کیا۔ اس جگہ کا نام رکھنا ان کا اپنا معاملہ تھا۔ بظاہر یہ نام کسی کو کوئی آزار نہیں پہنچاتا۔ اس سے کسی کے عقیدہ یا ایمان کی دل آزاری کا بھی امکان نہیں۔ نام تبدیل کرنے کا خیال ہمارے جذباتی طور پر غیر اہم معاملات میں الجھنے اور اپنے عوام کو ناعاقبت اندیشی سے تعصب اور فرقہ واریت کے کیچڑ میں مزید گہرا دھکیلنے کے رجحان کی مثال ہو گی۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اکثریت کس طرح اقلیت کی باہمی وابستگی کی معمولی سی علامت، جیسا کہ ایک جگہ کا نام، سے اپنے آپ کو خوفزدہ محسوس کرتی ہے۔

پچاس برسوں سے یہ چھوٹا سا شہر جواب پنجاب اسمبلی کی توجہ کو جذب کرنے لگا ہے، ربوہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ غالباً ہم اس حقیقت کو پسند نہیں کرتے کہ اس شہر کا نام ایک ایسی جماعت نے رکھا ہے جسے ہم غیر مسلم قرار دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم بطور متبادل "چک ڈھگیاں" (جو نام مالگزاری کے ریکارڈ میں اس جگہ کا بتایا جاتا ہے) قبول کرنے کو تیار ہیں۔ جو کہ ہماری عدم رواداری کو ظاہر کرنے کے علاوہ ہمارے ثقافتی فہم و شعور کی بھی برے رنگ میں عکاسی کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کہاں جا کے رکے گا؟ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھنے کی سابقہ کوشش اس بناء پر رد ہو گئی کہ اس کا مطلب صدیقوں کی بستی ہو گا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو اس معاملہ میں مداخلت کرنی چاہئے۔ اور کم از کم اپنی پارٹی کے ممبروں سے ان حساس معاملات میں دلچسپی لینے پر وضاحت طلب کرنی چاہئے، جو معاملات ہائی کمان کے دائرہ کار اور اس کی صوابدید پر چھوڑ دینے چاہئیں۔ خواہ موخر الذکر مذہبی معاملات کو سلجھانے میں خود بھی زیادہ ماہر نہ ہو۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیما۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3
فون 213207

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
مفید اور موثر ادویات
قند شفاء: جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر۔ نزلہ زکام، فلو اور گلے کی خراش کیلئے۔
حب سعال: کھانسی خشک اور تر اور خراش گلو کیلئے چوسنے کی گولیاں۔
خشک اور گرد و غبار کے موسم میں یہ دوائیں بہت مفید ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎: 211538 FAX: 212938

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
☎: 213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ